REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ روپے سالانہ

ربوہ

الفضل

خطبہ نمبر ۱۳
یوم جمعہ
۲۸ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱۳

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۸ شہادۃ ۱۳۳۷ھ ش | ۱۸ اپریل ۱۹۵۸ء | نمبر ۹۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

فرانس کی قومی پارلیمنٹ میں کابینہ پر عدم اعتماد کا اظہار

وزیر اعظم فیلکس گیلارڈ مستعفی ہو گئے

پیرس ۱۷ اپریل۔ وزیر اعظم فرانس مسٹر فیلکس گیلارڈ کی کابینہ کو کل پارلیمنٹ میں شمالی افریقہ سے متعلقہ پالیسی پر بحث کے دوران شکست کھانا پڑی۔ پارلیمنٹ نے اس مسئلہ پر کابینہ کی تجویز کو اکثریت ووٹوں سے مسترد کر دیا۔ پارلیمنٹ میں شمالی افریقہ کے مسائل پر کل بہت گرماگرم تقاریر ہوئیں۔

بیشتر ارکان نے حکومت کے موقف سے اختلاف کیا اور آخر میں رائے شماری کے دوران حکومت کی پالیسی کو ۹۹ ووٹوں کی اکثریت سے مسترد کر دیا۔

ایسٹر کی چھٹیوں کے بعد فرانسیسی پارلیمنٹ کا یہ خاص اجلاس پرسوں شروع ہوا تھا۔ اس میں سب سے پہلے تونس اور فرانس کے تنازعہ سے متعلقہ برطانوی امریکی مصالحت کنندگان کی تجاویز پر بحث کے دوران حکومت کے رویہ اور مصالحتی کارروائیوں کی مخالفت کی گئی۔ آزاد گروپ کے ارکان نے اپنی تقاریر میں حکومت پر زور دیا کہ وہ تونس اور فرانس کے تنازعہ کو بین الاقوامی حیثیت نہ دے۔ اور اس سلسلہ میں مصالحتی کارروائیوں کو ترک کر دیا جائے۔ اجلاس کے آخر میں وزیر اعظم فرانس مسٹر گیلارڈ نے ایوان سے اپیل کی۔ کہ وہ مصالحتی کارروائیوں کی مخالفت نہ کریں اور اس تنازعہ کو پُر امن طریق سے سلجھانے کے لئے حکومت سے تعاون کریں۔ رائے شماری کے دوران پارلیمنٹ کے ۳۲۱ ارکان نے حکومت کے خلاف ووٹ دیتے ہوئے اس پر عدم اعتماد

۲ کا اظہار کر دیا حکومت کو ۲۵۴ ووٹ ملے۔ بعد میں وزیر اعظم نے استعفیٰ پیش کر دیا۔ مسٹر فلکس گیلارڈ کی کابینہ ۷ نومبر ۱۹۵۷ء کو معرض وجود میں آئی تھی۔ اس مختصر سے عرصہ میں حکومت پارلیمنٹ سے آٹھ دفعہ اعتماد کا ووٹ حاصل کر چکی تھی۔ گیلارڈ کابینہ میں پارلیمنٹ کی دس مختلف پارٹیوں کے ۱۷ ارکان شامل تھے۔

اردن کیلئے امریکی اسلحہ کی نئی کھیپ

عقبہ کی بندرگاہ میں اسلحہ سے لدا ہوا ایک اور جہاز پہنچ گیا

عمان ۱۷ اپریل۔ امریکی اسلحہ کی ایک اور کھیپ اردن پہونچی ہے۔ چنانچہ آجکل بندرگاہ عقبہ میں ایک جہاز سے اسلحہ اتارا جا رہا ہے۔ یہ اسلحہ اس فوجی امداد کا ایک حصہ ہے۔ جو امریکہ نے اپریل ۱۹۵۷ء میں بھیجنی شروع کی تھی۔ گزشتہ سال شاہ حسین کے اقتدار کے لئے جو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اس کے دور ہونے کے بعد سے امریکہ نے اردن کو اسلحہ کی ترسیل شروع کی تھی۔

ایٹمی قوت سے خوراک کی حفاظت

واشنگٹن ۱۷ اپریل۔ امریکی ایٹمی کمیشن اور محکمہ دفاع نے ایٹمی طاقت سے خوراک محفوظ کرنے کے ایک پروگرام کے لئے ایک شعاع کار بنانے کا اعلان کیا ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے لئے دعا کی تحریک

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صحت کچھ عرصہ سے خراب چلی آ رہی اب کمزوری بہت ہو گئی ہے اس لئے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سیدہ محترمہ کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا۔

بہت سے احباب جماعت کے خطوط دعا کے لئے سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو پچھلے دنوں ملتے رہے ہیں۔ مگر بوجہ کمزوریٔ صحت وہ جواب نہیں دے سکیں۔ البتہ وہ ایسے دوستوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہیں۔ خاکسار مرزا عزیز احمد

۲۵ اپریل کو یاد رکھیے

گزشتہ مجلس مشاورت کے فیصلہ جات کی تعمیل کی رپورٹ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵ اپریل کو مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کی جائے گی۔ اور جو نئی وصیتیں ۲۴ اپریل تک دفتر میں پہنچ جائیں گی۔ صرف وہی اس رپورٹ میں شامل کی جا سکیں گی۔ اس لئے جو غیر موصی احباب اپنی وصیتیں مکمل کر چکے ہوں۔ وہ بلا توقف روانہ کر دیں۔ تا کہ وہ رپورٹ میں شامل کر دی جائیں۔ وصایا کی تکمیل کے لئے ہدایات مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۹ مارچ کو مد نظر رکھنا ضروری ہے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

خطبہ عید الفطر ۱۳

عید الفطر ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ دولت رکھنے کے باوجود تم دین اور قوم کی خاطر فاقہ برداشت کرو

جو قوم اپنی دولت کو اپنے اوپر خرچ کرنیکی بجائے بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے خرچ کرے حقیقی عید اسے ہی میسر آتی ہے۔

اپنے اندر سچا ایمان پیدا کرو اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اسی رنگ میں رنگین کرنیکی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ مئی ۱۹۵۶ء بمقام مری

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ ہے جو عید الفطر کی تقریب سعید پر احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں حضور کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے اور ان کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زودنویسی)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

یہ عید جس کے خطبہ کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں

عید الفطر کہلاتی ہے

جس کے معنے یہ ہیں کہ مہینہ بھر کے روزے رکھنے کے بعد مسلمان اس دن افطاری کرتے ہیں۔ اس عید میں ہم کو ایک بہت بڑا سبق دیا گیا ہے۔ جیسا کہ عید الاضحیہ جسے ہمارے ملک میں بڑی عید کہتے ہیں اس میں بھی ہمیں کئی ایک سبق دیئے گئے ہیں۔ وہ سبق جو اس عید میں ہمیں دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ

اصل عید وہ ہے

جب انسان کو کھانے پینے کی توفیق ہو۔ اور پھر وہ ایک لمبے عرصہ تک کھانے پینے سے گریز کرے۔ اور مال و دولت کے ہوتے ہوئے اسے اپنی ذات پر خرچ نہ کرے بلکہ بنی نوع انسان کی خدمت کے کاموں پر خرچ کرے۔ تب اسے اور اس کی قوم کو حقیقی عید میسر آتی ہے۔

انگریزوں پر لوگ بڑے بڑے اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن ان کی تاریخ پڑھو۔ اور ملکہ الزبتھ سے کر ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ تک اور وکٹوریہ کے زمانہ سے لے کر ترک ہندوستان تک

ان کی قوم کو دیکھو

تمہیں معلوم ہوگا کہ اس وقت انگریز جرنیل کو بھی اتنی تنخواہ نہیں ملتی تھی جتنی ہمارے لفٹنٹ کو ملتی ہے۔ حالانکہ ان کا ملک گراں تھا۔ ان کا سارا فخر اس بات پر ہوا کرتا تھا۔ کہ فلاں لارڈ کا لڑکا فوج میں ہے۔ وہ خود ڈیوک ہوتا تھا۔ اور اس کی حیثیت ایسی ہی ہوتی تھی۔ جیسے نواب بھوپال یا حیدر آباد کی حیثیت تھی مگر فوج میں اس کا لڑکا ڈیڑھ سو روپیہ تنخواہ لیتا تھا۔ اور بڑا فخر سمجھا جاتا تھا۔ کہ فلاں ڈیوک کا بیٹا

ملک کی خدمت

کر رہا ہے۔ ہمارے کرنیل اور جرنیل بھی یہ توفیق نہیں رکھتے۔ کہ ان کے پاس ریس کے گھوڑے ہوں۔ مگر انگریزی زمانہ میں ان کے لفٹنٹوں کے پاس بھی ریس کے گھوڑے ہوا کرتے تھے۔ مجھے ایک دفعہ موٹر خریدنے کی ضرورت تھی۔

مجھے یاد ہے

ان دنوں اخبار میں فوج کے ایک انگریز لفٹنٹ کی طرف سے اشتہار چھپا کہ میرے پاس رولز رائیس ہے۔ میں چونکہ ولائت جانا چاہتا ہوں۔ اس لئے جو شخص سب سے پہلے پچاس ہزار روپیہ دے گا اسے میں یہ کار دیدوں گا۔ اب دیکھو ایک لفٹنٹ تھا۔ مگر وہ یہ اعلان کرتا تھا۔ کہ میرے پاس رولز رائیس ہے۔ اور میں پچاس ہزار روپیہ میں وہ فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے ہاں کسی جرنیل کو بھی یہ توفیق نہیں ہوتی۔ کہ وہ یہ کار خرید سکے۔ حالانکہ اس کی تنخواہ زیادہ ہوتی یہ فرق اسی لئے ہے کہ وہ خاندانی لحاظ سے امیر ہوتے تھے۔ اور گھر سے روپیہ منگوایا کرتے تھے۔ انگریزوں میں

دو قسم کے میجر

ہوا کرتے تھے۔ ایک تو وہ جو صرف تنخواہ پر گزارہ کرتا تھا۔ اور وہ ادنیٰ سمجھا جاتا تھا۔ اور دوسرے کو وائسرائے تک بلاتا تھا۔ کیونکہ اس کا باپ اسے روپیہ بھیجتا تھا۔ گورنمنٹ سے اسے دو سو یا اڑھائی سو روپیہ ملتا تھا۔ اور باپ اسے آٹھ دس ہزار روپیہ ماہوار بھیج دیتا تھا۔ جس کے نتیجہ میں وہ ریس کے گھوڑے بھی رکھتا تھا۔ اور بڑی شان سے رہتا تھا کئی وائسرائے ایسے گذرے ہیں۔ جنہوں نے اپنی لڑکیوں کی شادی فوج کے ایسے ڈی سی سے کر دی۔ اس کی یہ وجہ نہیں تھی۔ کہ وہ

لفٹنٹ یا کپتان

ہوتا تھا بلکہ وہ اس وجہ سے شادی کرتے تھے۔ کہ ان کا باپ اتنی حیثیت کا مالک ہوتا تھا۔ کہ وہ سمجھتے تھے اس لڑکے سے شادی کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

غرض اس قوم کی ہسٹری بتاتی ہے کہ اس نے اپنے اوپر رمضان گزارا ہے ان کے گھروں میں مال بھی تھا۔ مگر انہوں نے

قوم کی خدمت

کے لئے اور ملک کی خدمت کے لئے فاقہ کیا۔ یہی سبق ہے۔ جو عید الفطر سے ہمیں حاصل ہوتا ہے آخر روزے صرف غرباء نہیں رکھتے بلکہ امراء بھی رکھتے ہیں۔ اور بعض

ایسے بھی ہوتے ہیں

جو خود بھی کھا سکتے ہیں۔ اور پچاس اور کو بھی روزانہ کھلا سکتے ہیں۔ مگر انہوں نے خدا کے لئے اور قوم کی

ترقی کے لئے

بھوک برداشت کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ دن آتا ہے کہ خدا کہتا ہے

اب روزہ کھول دو۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص عید کے دن روزہ رکھے وہ شیطان ہوتا ہے۔ لیکن رمضان میں روزہ رکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے۔ اسلئے کہ روزوں کے دنوں میں خدا کہتا ہے نہ کھاؤ۔ اور عید کے دن خدا کہتا ہے کہ اگر تمہارے پاس کچھ نہیں ہے تب بھی کھاؤ۔ پس چونکہ وہ خدا کی فرمانبرداری اور قوم کی ترقی کے لئے فاقہ کرتا ہے اسلئے اسے خدا کی طرف سے اعزاز مل جاتا ہے۔ پس یہ عید ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ قومیں کس طرح ترقی کیا کرتی ہیں۔ ہمارے ملک کے لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ ذرا ذرا سے فائدہ کے لئے ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ رمضان بتاتا ہے کہ دوسروں کا کیا چھیننا ہے خود بھی فاقہ سے رہو اور جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے بھی غرباء کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کرو۔ یہ روح جس دن مسلمانوں میں پیدا ہو گئی۔ درحقیقت

وہی دن ان کے لئے حقیقی عید کا دن ہوگا

کیونکہ رمضان نے ہمیں بتایا ہے کہ تمہاری کیفیت یہ ہونی چاہیئے کہ تمہارے گھر میں دولت تو ہو مگر اسے اپنے لئے خرچ نہ کرو بلکہ دوسروں کے لئے کرو۔ تب قوم کے لئے عید کا دن آتا ہے۔ آخر عید صرف کھانے پینے کا نام نہیں۔ مسلمانوں میں ایسے ہزاروں لوگ موجود ہیں جو روزانہ وہ کچھ کھاتے ہیں جو غرباء کو عید کے دن بھی میسر نہیں آتا۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں

تعلیمی مدارس دیکھنے کے لئے میں نے ایک دفعہ دورہ کیا۔ شاہجہانپور کے ایک پرانے بزرگ ہیں ان کے والد جو مخلص احمدی اور شہر کے رئیس تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا ہونے کی وجہ سے میری دعوت کی۔ میرے ساتھ سلسلہ کے علماء بھی تھے۔ جب ہم کھانا کھانے بیٹھے تو کھانے اتنی کثرت کے ساتھ تھے اور اتنی دُور تک پھیلے ہوئے تھے۔ کہ اگر ہاتھ کو پوری طرح لمبا بھی کر لیا جاتا تب بھی کھانوں کے آخر تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میں اُس وقت بچہ تھا۔ میں نے کہہ دیا کہ یہ اسراف ہے اس میں سے چوتھا حصّہ بھی ہم نہیں کھا سکتے۔

چاہیئے تھا کہ جتنا روپیہ اس دعوت پر خرچ کیا گیا ہے اس کا زیادہ حصّہ غرباء پر خرچ کر دیا جاتا۔ اور ایک دو کھانے ہمارے لئے تیار کر لئے جاتے۔ اس پر وہ ایسے خفا ہوئے کہ جتنے دن میں وہاں رہا پھر وہ مجھے ملنے کے لئے نہیں آئے۔

اسی طرح

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ

مسلمانوں میں سب سے زیادہ امیر سمجھے جاتے تھے۔ جب وہ فوت ہوئے تو ان کے گھر سے اڑھائی کروڑ دینار نکلا۔ حالانکہ اس زمانہ میں سکہ کی قیمت بہت زیادہ ہوتی تھی۔ اور چیزیں بڑی سستی مل جایا کرتی تھیں۔ بلکہ وہ تو دُور کا زمانہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ سکھوں کے زمانہ میں بعض دفعہ آٹھ آٹھ آنے من غلہ مل جاتا تھا۔ اور چار چار آنے سیر گھی مل جاتا تھا۔ پُرانے زمانہ میں جب ہم کشمیر جاتے تھے تو سُنا کرتے تھے کہ مری میں ڈیڑھ ڈیڑھ آنے میں مرغی مل جاتی ہے۔ ایسی جگہ اگر پندرہ روپے بھی کسی کو مل جاتے تو اس کا بڑا اچھا گزارہ ہو جاتا تھا۔ مجھے اپنی ہوش میں یاد ہے کہ دس گیارہ آنے سیر گھی مل جاتا تھا۔ اور غریب آدمی عام طور پر ایک سیر گھی میں گزارہ کر لیتے ہیں۔ اسی طرح ڈیڑھ دو روپے من آٹا مل گیا تو گزارہ ہو گیا اب ہمیں روپے بے شک زیادہ ملتے ہیں مگر مہنگائی بھی اس نسبت سے بڑھ گئی ہے۔ اور اس طرح بات وہیں آکر ٹھہری ہے جہاں پہلے تھی۔

مجھے یاد ہے

مولوی شیر علی صاحب چونکہ بیمار رہتے تھے اسلئے وہ اکثر دودھ پیا کرتے تھے میں ان کا بڑا قدر دان تھا اور مجھے ان کے مکان پر بھی جانا پڑتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ دودھ دینے والا روزانہ ان کے پاس آیا کرتا تھا مگر مہینہ کے بعد جب انہوں نے دودھ کا حساب کیا تو معلوم ہوا کہ روپیہ کا پندرہ سیر دودھ مل رہا ہے۔ مگر اب ساڑھے آٹھ آنے سیر دودھ ملتا ہے۔ اُس وقت اگر انہیں پندرہ بیس روپے بھی ملتے ہوں تو تنخواہ بی۔ اے ہونے کی وجہ سے یہ بھی ایک قربانی ہوگی مگر پھر بھی

اس زمانہ کے لحاظ سے

ان کا گزارہ اچھا ہو جاتا تھا۔ مجھے یاد ہے ابتدائی زمانہ خلافت میں میں اپنے گھروں میں پانچ روپیہ فی کس خرچ دیا کرتا تھا اب میں اپنی بیویوں کو کہا کرتا ہوں کہ اس زمانہ میں جو میری بیویاں تھیں وہ کتنی صابر تھیں کہ اتنی قلیل رقم پر وہ گزارہ کر لیا کرتی تھیں۔ اس پر وہ کہا کرتی ہیں کہ پہلے اس زمانہ کے بھاؤ کا آپ موجودہ بھاؤ سے مقابلہ کریں اور پھر دیکھیں کہ ہم کتنا خرچ کرتی ہیں۔ غرض عید الفطر ہمیں بتاتی ہے کہ اگر مسلمانوں نے ترقی کرنی ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی دولت بجائے اپنے اوپر خرچ کرنے کے قوم اور ملک پر خرچ کیا کریں۔ جب فلسطین کا جھگڑا اٹھا ہے تو اسوقت میری صحت اچھی تھی اور میں خوب کام کر سکتا تھا میں نے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ منہ سے فلسطین فلسطین کہنا اور عملی طور پر ان کی کوئی مدد نہ کرنا

ایسی ہی بات ہے

جیسے کہتے ہیں "سو گز وار دوں گز بھر نہ پھاڑوں"۔ کہتے ہیں کوئی عورت تھی وہ بڑی محبت جتاتی تھی کہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہوں مگر گز بھر کپڑا دینے کے لئے تیار نہیں ہوتی تھی۔ اسی طرح میں نے کہا تم بھی فلسطین فلسطین کے نعرے لگاتے ہو مگر تمہیں اتنی توفیق نہیں ملتی کہ تم عملی رنگ میں بھی کوئی کام کر سکو حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کے قریب دشمن آچکا ہے اگر اور کچھ نہیں تو تم اپنی جائدادوں کا پانچ فیصدی ہی اس کام کے لئے وقف کر دو مگر انہوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ حالانکہ اگر وہ اپنی جائدادوں کا صرف پانچ فیصدی ہی وقف کر دیتے تو کئی ارب روپیہ مصر اور شام کو دیا جا سکتا تھا اور دوسرے ممالک سے انہیں مدد مانگنے کی ضرورت نہیں رہتی تھی۔ پاکستان میں اس وقت کئی کروڑ کی آبادی ہے اور اگر مسلمانوں کی جائدادوں کا حساب لگایا جائے تو میرے نزدیک ساٹھ ستر ارب سے کم کی نہیں ہونگی۔ پس

پانچ فیصدی کے لحاظ سے

تین ارب روپیہ یا ایک ارب ڈالر بن جاتا ہے اور اگر ایک ارب ڈالر مصر اور شام کو دیدیا جاتا تو وہ اس سے اپنی طاقت میں بہت کچھ اضافہ کر لیتے مگر اسوقت انہوں نے میری بات کو نہ سُنا اور عربوں نے یہ سمجھ لیا کہ ہم صرف "سو گز وار دوں" کہنا جانتے ہیں مگر عملی رنگ میں کوئی کام کرنے کے لئے تیار نہیں۔ پس ہمیں اس عید سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور کم سے کم اگر اور کچھ نہیں تو ہمیں اپنے دل میں یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ جو کچھ خدا ہمیں دیگا ہم اسے اپنے نفسوں پر کم خرچ کریں گے اور اپنے ملک اور قوم پر اور غرباء پر زیادہ خرچ کرینگے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا واقعہ سُنا رہا تھا کہ اڑھائی کروڑ دینار انکے گھر سے نکلے مگر تاریخ بتاتی ہے کہ انکے گھر کا روزانہ خرچ صرف اڑھائی درم تھا۔ اب کجا اڑھائی کروڑ دینار کی جائداد اور کجا اڑھائی درم خرچ۔ آجکل کے حساب سے درم ساڑھے تین آنے کا ہے لیکن اس زمانہ میں چونکہ سکہ کی قیمت زیادہ تھی اسلئے ایک درم کے لحاظ سے انکا ماہوار خرچ اگر دس روپیہ بھی فرض کر لو تب بھی پچیس روپے خرچ ہوا۔ گویا ۲۵ کروڑ کی جائداد ان کے پاس تھی اور پچیس روپیہ مہینہ انکے سارے گھر کا خرچ تھا مگر اب یہ حال ہے کہ ۲۵ روپیہ آمدن ہوتی ہے تو ساٹھ روپیہ خرچ ہوتا ہے اور دوسرے تیسرے مہینے شور مچ جاتا ہے کہ اتنا قرض ہو گیا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں مجھے ایک عیسائی کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ کہتا ہے مجھے چار سو روپیہ عیسائی دیتے ہیں اگر آپ مجھے چار سو روپیہ دینے کیلئے تیار ہوں تو میں ابھی مسلمان ہونے کیلئے تیار ہوں۔ میں نے کہا ایسے لوگ تو ہمیں لاکھوں مل سکتے ہیں بلکہ چار سو کیا اگر چار چار سو روپیہ پر بھی لاکھوں لوگ اکٹھے کئے جا سکتے ہیں۔ ہمیں تو ان لوگوں کی ضرورت ہے جو محض خدا کی خاطر اسلام قبول کرنے کیلئے تیار ہوں ورنہ اگر ہم روپیہ دے دیکر لوگوں کو لانا چاہیں تو لاکھوں لوگ آنے کیلئے تیار ہو سکتے ہیں۔

حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

سُنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں امرتسر گیا بازار سے گذر رہا تھا کہ ایک مُلّاں ٹائپ آدمی ہاتھ پر چھ سات روٹیاں اٹھائے ہوئے میرے پاس سے گذرا اور اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ میں نے کہا میں آپکو نہیں جانتا۔ کہنے لگا آپ نہیں جانتے لیکن میں جانتا ہوں۔ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی مسجد کا امام ہوں۔ میں نے کہا پھر آپ نے مجھ سے مصافحہ کیوں کیا ہے؟ کہنے لگا اسلئے کہ میں دل سے احمدی ہوں۔ میں نے کہا تمہیں وہاں کوئی دقت تو پیش نہیں آتی۔ کہنے لگا کوئی دقت نہیں میں ہی انکو نماز پڑھاتا ہوں اور وہ میرے لئے روٹی کا انتظام کرتے ہیں۔ اگر میں اپنے آپکو ظاہر کر دوں تو پھر یہ روٹیاں آپکو دینی پڑینگی۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ یہی بہتر ہے کہ میں ادھر مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ساتھیوں کو نمازیں پڑھا دیتا ہوں اور ادھر روٹیاں بھی ان سے لے لیتا ہوں۔ غرض روپیہ دیکر تو کئی لوگوں کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے مگر وہ لوگ اسلام کو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ قوم اور ملک کے لئے ان کا وجود مفید ہو سکتا ہے۔ مذہب اور قوم اور ملک کیلئے وہی لوگ مفید ہوتے ہیں جو ہر قسم کی قربانیوں پر آمادہ رہنے والے ہوں۔ پس اس موقعہ پر ہمیں کم سے کم یہ عزم کر لینا چاہیئے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرنی چاہیئے کہ عید الفطر میں جو سبق مخفی ہے وہ ہمیں حاصل ہو اور ہماری دولتیں ہمارے لئے نہ ہوں بلکہ قوم اور ملک کے لئے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں اگر پاکستان کے پچیس فیصدی مسلمان ہی یہ عہد کر لیں تو حقیقی عید انہیں میسر آسکتی ہے۔ پھر نہ اسرائیل کا جھگڑا رہ سکتا ہے اور نہ کوئی اور مشکل انہیں پریشان کر سکتی ہے مگر مصیبت یہی ہے

کہ مسلمان صرف نعرے لگانا جانتے ہیں کام کرنا نہیں جانتے دو تین سال ہوئے امریکہ نے شکاگو یونیورسٹی کے چانسلر کو ایشیا میں یہ پتہ لگانے کے لئے بھجوایا کہ ان ممالک میں کمیونزم کے پھیلنے کے کس قدر امکانات ہیں وہ مجھے بھی ملنے کے لئے آیا میں نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ تمہیں کیا پتہ لگا؟ کہنے لگا مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ پاکستان میں کمیونزم نہیں پھیل سکتا میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگا اسلئے کہ اسلام کمیونزم کے خلاف ہے میں نے کہا یہ تو درست ہے مگر تم نے کبھی یہ بھی سوچا کہ کسی بڑے مولوی کو اگر ایک ہزار روپیہ بھی دے دیا جائے اور وہ آگے دو ہزار میں دس دس روپے بھی تقسیم کر دے۔ اور ان سے کہا جائے کہ وہ کمیونزم کی تائید میں تقریریں کریں تو وہ اس امر پر بھی تقریریں کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے کہ سارا قرآن کمیونزم سے بھرا ہوا ہے اور پھر وہ یہ نعرے بھی لگوا دیں گے کہ اسلام زندہ باد۔ کمیونزم زندہ باد۔ کہنے لگا۔

یہ تو بڑی عجیب بات ہے

میں تو بڑا خوش تھا کہ یہاں کمیونزم کسی صورت میں بھی نہیں پھیل سکتا۔ میں نے کہا اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کا تمام مدار صرف نعروں پر ہے عملی لحاظ سے وہ اپنے اندر کوئی تغیر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور جب تک سلوگنز پر کوئی قوم انحصار رکھتی ہے۔ وہ جیت نہیں سکتی وہ باہر اسلام زندہ باد کے نعرے لگائیں گے اور گھر میں آکر شرابیں پئیں گے اور کنچنیاں نچوانے میں بھی کوئی عار نہیں سمجھیں گے۔

سنہ ۵۳ء میں جب فسادات ہوئے

تو ایک احمدی جو پچھتر سال کی عمر کا تھا لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا اور کہا کہ توبہ کرو اس نے کہا اچھا میری توبہ۔ اور لوگ خوش خوش واپس چلے گئے۔ وہاں کے ملاں نے یہ بات سنی تو اس نے لوگوں سے کہا کہ اس نے تمہیں دھوکا دیا ہے تم اس سے جاکر کہو کہ وہ ہمارے پیچھے آکر نماز پڑھے۔ چنانچہ وہ پھر اس کے پاس آئے اور کہنے لگے تم نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا ہے۔ ملاں نے ہمیں سمجھا دیا ہے کہ جب تک تم ہمارے پیچھے آکر نماز نہ پڑھو تمہاری توبہ پر ہم کوئی اعتبار نہیں کر سکتے۔ وہ کہنے لگا اگر توبہ کے بعد بھی نمازیں ہی پڑھنی ہیں تو یہ توبہ تو مرزا صاحب بھی بڑی کرایا کرتے تھے۔ میں نے تو سمجھا تھا کہ اب جان بچی ساری عمر یہ مصیبت رہی کہ مرزا صاحب کہتے رہے نہ سینما دیکھو نہ کنچنیوں کا ناچ دیکھو نہ شراب پیو نہ جوا کھیلو۔ اسی طرح وہ کہتے تھے کہ نمازیں پڑھو۔ روزے رکھو۔ میں نے تو شکر کیا تھا کہ ان چیزوں سے نجات ملی اب سینما دیکھیں گے۔ کنچنیاں نچوائیں گے۔ شرابیں پئیں گے اور خوب عیش کریں گے۔ تم نے تو پھر کہنا شروع کر دیا ہے کہ نماز پڑھو اگر نماز ہی پڑھنی تھی تو یہ نماز تو مرزا صاحب بھی پڑھوایا کرتے تھے۔ اس پر وہ شور مچاتے ہوئے واپس چلے گئے کہ مرزائی بڑے شرارتی ہوتے ہیں پس

اپنے اندر حقیقی ایمان پیدا کرو

اگر تم اپنے اندر سچا ایمان پیدا کر لو اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرو تو صرف تم کو ہی نہیں بلکہ تمہاری نسلوں کو بھی عید الفطر نصیب ہوگی اور جب تم بھی اسلام پر قائم ہو جاؤ گے اور تمہاری نسلیں بھی ایمان کے اعلیٰ مقام پر قائم ہو جائیں گی اور باقی مسلمان بھی اسلام پر عمل کرنا اپنا دستور بنا لیں گے تو اسلامی کانسٹی ٹیوشن خود بخود قائم ہو جائے گی لیکن اگر مسلمان اسلام پر عمل نہ کریں وہ نمازیں نہ پڑھیں وہ روزے نہ رکھیں وہ حج نہ کریں وہ زکوٰۃ نہ دیں وہ ہر قسم کی مناہی کا ارتکاب کریں اور ساتھ ہی اسلامی کانسٹی ٹیوشن کا بھی شور مچاتے چلے جائیں تو یہ ایک بے معنی بات ہوگی۔

جب پاکستان کا قیام ہوا تو میں نے کوئٹہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں سے یہی کہا تھا کہ تم

اسلامی کانسٹی ٹیوشن

کا شور مچانے کی بجائے یہ سوچو کہ تمہارے اندر اسلام پر کہاں تک عمل پایا جاتا ہے اگر تم اسلام پر عمل نہیں کرتے تو تمہاری مثال ان اینٹوں کی سی ہے جو کچی ہیں اور کچی اینٹوں سے بنا ہوا مکان کبھی پکا نہیں ہو سکتا وہ بہر حال کچا ہی ہوگا۔ کیونکہ اینٹیں کچی ہوں گی۔ جس طرح کچی اینٹوں سے بنا ہوا مکان پکا نہیں ہو سکتا اسی طرح اگر افراد کا عمل اسلام پر نہ ہو تو ان کا مجموعہ بھی غیر اسلامی ہوگا۔ لیکن اگر افراد پکے مسلمان بن جائیں اور وہی اسمبلی میں جائیں تو ان کے ذریعہ جو کانسٹی ٹیوشن بنے گی اسے آج خلاف قرار نہیں دیا جا سکے گا کیونکہ پکے مسلمان اس کے ممبر ہوں گے۔ پس سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ مسلمان اپنے اندر تغیر پیدا کریں اور اسلامی احکام پر عمل کریں۔ مگر اس وقت میری بات کو نہ سنا گیا۔ اب وہی بات کہی جا رہی ہے اور اخبارات میں بھی اس کے متعلق لکھا جاتا ہے۔ پس اپنے اندر نیک عزائم پیدا کرو اور پھر دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو پکا مسلمان بنائے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہمارا اٹھنا بیٹھنا سونا اور جاگنا بلکہ ہماری زندگی اور ہماری موت اسلام کے لئے ہو اور ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے صرف نعرے نہ لگائیں بلکہ حقیقی قربانی کریں۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دیا تھا اسی طرح خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی اپنے بیٹوں اور اپنی جانوں کو اس کی راہ میں قربان کر دیں۔ جس دن ہم میں یہ جذبہ پیدا ہو جائیگا۔ ہماری ترقی کو نہ امریکہ روک سکتا ہے نہ انگلستان روک سکتا ہے نہ کوئی اور ملک روک سکتا ہے پھر ہماری عید ہی عید ہوگی اور خوشی کے دن کے سوا کوئی اور دن ہمارے لئے نہیں ہوگا۔

اب میں دعا کروں گا دوست بھی دعا کریں نہ صرف اپنے لئے بلکہ ساری جماعت کے لئے

ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہے

کہ ہم اپنی اصلاح کریں۔ پھر ہمارا فرض ہے کہ جماعت کی اصلاح کریں۔ . . . . .

. . . . پھر ہمارا فرض ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کی اصلاح کریں اور پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم پاکستان سے باہر کے مسلمانوں کی اصلاح کریں اور پھر ساری دنیا کی اصلاح کریں مگر ایک انسان کی اصلاح بھی کسی انسان کی طاقت میں نہیں ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ ہم اپنے خدا کے حضور گڑگڑائیں اور اس سے دعائیں کریں کہ الٰہی دل تیرے قبضہ میں ہیں۔ تو ہی لوگوں کے دلوں کی اصلاح فرما۔ اور انہیں اسلام کی طرف کھینچ۔

میں جب انگلستان اپنے علاج کے لئے گیا تو عید کی تقریب پر

ڈسمنڈ شا بھی آیا

جب میں واپس گھر کی طرف آیا اور اندر داخل ہونے لگا تو مجھے اپنے پیچھے کی طرف سے آہٹ آئی میں نے مڑ کر دیکھا تو ڈسمنڈ شا آ رہا تھا۔ میں نے کہا تم تو رخصت ہو گئے تھے کہنے لگا میرے دل میں ایک سوال پیدا ہوا تھا۔ میں نے چاہا کہ آپ سے پوچھ لوں۔ میں نے کہا پوچھو کیا سوال ہے کہنے لگا جب میں یہ تقریر کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے امن پسند نبی ہیں تو مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ میری زبان سے خدا بول رہا ہے۔ مگر لوگوں پر اثر نہیں ہوتا۔ میں نے کہا ڈسمنڈ شا خدا جب بولتا ہے تو دل میں بولتا ہے۔ اور تم لوگوں کے کان میں بولتے ہو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک کان سے سنکر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ جس دن خدا لوگوں کے دلوں میں بھی بولا ان پر بھی اثر ہو جائیگا وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا۔ معلوم ہوتا ہے یہی بات ہے۔ میں نے کہا تم انتظار کرو اور اللہ تعالےٰ سے دعائیں مانگو کہ جب تم بولا کرو تو خدا صرف تمہاری زبان سے نہ بولے بلکہ لوگوں کے دلوں میں بھی بولے جس دن وہ لوگوں کے دلوں میں بولنے لگے گا۔ لمبی چوڑی تقریروں کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ سارا یورپ تمہاری بات ماننے لگ جائے گا پس

دعا کرو

کہ اللہ تعالےٰ ہمارے دلوں میں بھی بولے اور پھر سارے پاکستان بلکہ پاکستان سے باہر جس قدر غیر مسلم ہیں ان کے دلوں میں بھی بولے تاکہ وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگ جائیں۔ جب یہ ہو جائے گا تو ہماری مشکلات دور ہو جائیں گی اور مبلغین کی کوفت بھی جاتی رہے گی۔ اب تو وہ دس دس سال میں کسی ایک کو مسلمان کر کے لاتے ہیں۔ مگر پھر ورأیت الناس

یدخلون فی دین اللہ افواجا

کا نظارہ

نظر آنے لگے گا اور ہزاروں ہزار لوگ اسلام میں داخل ہونے لگ جائیں گے مگر یہ دن لانا خدا کے اختیار میں ہے ہمارے اختیار میں نہیں ہم لوگوں کے کانوں میں بولتے ہیں اسلئے وہ کورے کے کورے رہتے ہیں۔ ہم اپنا گلا بھی پھاڑتے ہیں مگر وہ کپڑے جھاڑ کر چلے جاتے ہیں۔ جب خدا ان کے دلوں میں بولے گا تو اس کی آواز کانوں پر نہیں بلکہ دل پر پڑے گی اور دل کو کوئی جھاڑ نہیں سکتا اس لئے وہ ہمیشہ ان کے اندر رہے گی۔

احباب

فطرانہ عید سے پہلے ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں

تعلیم و اصلاح کی اہم تحریک

(از مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد)

مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل حضور کی منظوری و اجازت سے بتاریخ ۲۷/۱۲/۵۷ کو یہ تحریک فرمائی تھی کہ تعلیم و اصلاح کی غرض سے ہمیں بہت سے ایسے دوستوں کی ضرورت ہے جو تین سال تک کم از کم -/۲۵ روپے ماہوار دیں اور -/۳۰۰ روپے سالانہ اس میں چندہ دیں۔ اس میں خود چوہدری صاحب محترم نے اپنی طرف سے ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ مکرم جناب چوہدری صاحب کی اس تحریک پر بہت سے احباب نے لبیک کہا تھا اور بعض احباب نے ادائیگی بھی کر دی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔

اس مبارک سکیم کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم یکصد احباب -/۲۵ روپے ماہوار یعنی -/۳۰۰ روپے سالانہ چندہ دیں۔ لیکن جو دوست -/۲۵ روپے ماہوار سے زیادہ دینا چاہیں ان کے لئے مزید ثواب کا موقعہ ہے۔ نیز جیسا کہ مکرم چوہدری صاحب موصوف نے دوسرے دن اعلان فرمایا تھا۔ جو دوست -/۲۵ روپے ماہوار نہیں دے سکتے وہ کم رقوم دے کر بھی اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔

یہ تحریک بڑی برکات کی حامل ہے۔ احباب کو کثرت سے اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیئے اپنے وعدے دفتر مقامی تعلیم و اصلاح ربوہ میں ارسال فرمائیں۔ ہم وعدہ کرنے والے ہر دوست کی خدمت میں علیحدہ علیحدہ شکریہ کی چٹھی بھجوا رہے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ہماری چٹھی نہ پہنچے تو اپنے وعدہ سے اطلاع دیں۔

میں مخیر احباب کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں کہ اس مبارک تحریک میں ضرور شامل ہوں۔ جو دوست اس تحریک میں حصہ لے چکے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے ہاں اس تحریک کو کامیاب کرنے میں سعی فرمائیں۔

اسی طرح امراء صاحبان اور عہدیداران جماعت اس کار خیر میں اپنے ذاتی اثر و رسوخ کو استعمال کر کے احباب کو اس کی تحریک کریں۔

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کی نماز عید الفطر

نماز عید الفطر جامعہ احمدیہ المعروف مسجد کبوترانوالی میں بوقت ۸½ بجے صبح پڑھی جائے گی۔ انتظار نہیں کیا جائے گا۔ لہذا احباب جماعت ٹھیک وقت پر پہنچ جائیں۔ عید کی نماز سے پہلے فطرانہ ادا کرنا لازمی ہے وہ بشرح چودہ آنے پورا صاع اور سات آنے نصف صاع۔ اور عید فنڈ کم از کم ایک روپیہ ادا کیا جائے۔

امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

توبہ نامہ فصیح الدین صاحب ولد قریشی ضیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ

خط مورخہ ۲۳/۱/۵۵ جس کے نیچے محمد خالد کے دستخط ثبت ہیں اور خط مورخہ ۱۸/۱/۵۶ جس کے نیچے اے آر۔ خان کے دستخط ہیں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھے تھے در اصل ان لوگوں کی طرف سے نہیں لکھے گئے تھے۔ یہ خطوط واقعات پر مبنی نہیں اور اخلاق سے گرے ہوئے ہیں۔ مجھے اب اس کے متعلق بہت زیادہ احساس اور افسوس ہے کہ مجھ سے ایسی غلطی سرزد ہوئی۔ میں اپنی اس غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور تائب ہوں کہ وہ میرے اس گناہ کو معاف فرمائے۔ اور آئندہ مجھے اس قسم کی حرکتوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(دستخط فصیح الدین ۵۸/۴/۹)

درخواست دعا

عزیزم عبد الحی صاحب مبلغ انڈونیشیا کو اعصابی دردوں کی تکلیف ہے نیز بعض دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں

ظفر اسلام۔ ربوہ

ایک مخلص نوجوان کارکن کی دردناک وفات

عزیز گلزار احمد صاحب ولد مستری راج دین صاحب ملینگ بشیر آباد اسٹیٹ مورخہ ۲۔۳ مارچ کی درمیانی شب ۲½ بجے ایک حادثہ میں جل گئے اور مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۸ء کی شام کو ۱۰ بجے سول ہسپتال کراچی میں داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

عزیز مرحوم ایک خوبرو چست محنتی اور مخلص کارکن تھے۔ وفات کے وقت ان کی عمر تیس بتیس سال تھی۔ ۲ فروری ۱۹۵۲ء کو بشیر آباد میں بطور ٹرینڈ ملینگ ہو کر آئے اور آخری وقت تک اپنے فرائض کو نہایت جانفشانی سے سرانجام دیا۔ جب سے انہوں نے ٹریکٹرز کا چارج سنبھالا۔ خاکسار کو ایک گونہ اطمینان ہو گیا۔ جب کبھی کام کا زور ہوتا تو موقعہ کی اہمیت سے عزیزم مرحوم کو آگاہ کیا جاتا تو وہ ہمہ تن کام میں مشغول ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی پریشانی پیدا نہ ہونے دی اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہمیشہ خوش خلقی کے ساتھ پیش آتے اور کام کے دوران میں زندہ دلی جاری رہتی۔ جس سے انہیں دن اور رات کام کرنے کے باوجود تکان نہ ہوتی۔

۳ مارچ کو رات کے ۸ بجے حیدر آباد سے واپس آ کر رات کے ۲ بجے تک کام کرتے رہے۔ اور اس کے بعد گیس کے پھٹ جانے سے کپڑوں کو بری طرح آگ لگ گئی اور وردی چونکہ تیل اور پٹرول سے بھیگی ہوئی تھی۔ اس لئے پتلون کی پیٹی جلدی میں نہ کھل سکی اور آگ بھڑک کر نچلا حصہ بدن کا بری طرح جل گیا۔

اس دردناک حالت میں بھی میرپور جاتے وقت اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو کام کے متعلق ہدایات دیتے رہے۔ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی ان کے میرپور پہنچنے سے دوسرے دن کراچی تشریف لائے اور باوجود بیماری کے اپنے کلنک کے دروازہ پر اطلاع پاتے ہی گھر نہیں داخل ہوئے سیدھے عزیز کے پاس گئے اور ایک دو دن عزیز کو اپنے کلنک میں لا کر خود اپنی نگرانی میں نہایت ہی جانفشانی سے علاج کیا اور اپنا مکان اور عملہ کا اور دیگر ضروریات مقامی کے اخراجات اپنے پاس سے ادا کر کے علاج کرتے رہے۔ باوجود مصروفیت اور بیماری کے حیدر آباد کے سول سرجن صاحب اور مقامی سول سرجن صاحب کو لا کر ان کی ہدایات کے مطابق علاج کیا اور بالآخر کراچی کے ماہرین سے رابطہ کر کے ۸-۹ اپریل کو کراچی ہسپتال میں داخلہ کا بھی انہوں نے ہی انتظام کیا۔

محترم صدیقی صاحب نے جس جانفشانی کے ساتھ اور ہمدردی کے ساتھ عزیز مرحوم کا علاج کیا ہے ہم ان کے از حد ممنون ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر طرح کے انعامات سے سرفراز فرمائے اور نعمت اولاد سے بھی متمتع فرمائے۔ اور احباب سے بھی گذارش ہے کہ وہ صدیقی صاحب کی بیش از بیش دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

گلزار احمد مرحوم کے والد صاحب بھی اتفاقاً حادثہ کی شام کو پنجاب سے آ گئے تھے۔ انہیں اپنے قابل اور مخلص فرزند کی جوانا مرگ پر بہت ہی صدمہ ہے۔ اس کے بھائی، والدہ اور اہلیہ کی حالت بھی ناقابل بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ جملہ کارکنان بشیر آباد اس صدمہ جانکاہ پر ان سے دلی ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی آئندہ بہتری کے لئے دست بدعا ہیں۔

محمد اسمٰعیل خان۔ ل مینجر بشیر آباد

ایجنڈا مشاورت میں ضروری تصحیح

ایجنڈا مجلس مشاورت جماعت ہائے احمدیہ کو بھجوایا جا چکا ہے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲ میں حضور کے الفاظ "ایک سال کے لئے اور بڑھا دیا جائے" کی بجائے

"ایک دو سال کے لئے اور بڑھا دیا جائے"

پڑھے جائیں۔ نمائندگان اس کی تصحیح کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا اور صدقہ

مورخہ ۱۱/۴/۵۸ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ڈیرہ غازیخان میں حضرت مولوی محمد عثمان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور خدمت اسلام بجا لانے والی عمر دراز کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کرکے غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ بے کس بیوگان اور غرباء میں کپڑے اور کھانا تقسیم کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

(خاکسار۔ خیر محمد امیر جماعت احمدیہ۔ احمدیہ لائبریری بلاک نمبر ۲ ڈیرہ غازیخان)

امتحان میں کامیابی کی خوشی۔

طلباء کو بھی ہوتی ہے اور ان کے سرپرستوں کو بھی۔

پس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل ارشاد کے دونوں مخاطب ہیں کہ وہ:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر (ممالک بیرون میں) خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت جرمنی میں مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔

امتحانات میں پاس ہونے کی خوشیاں حاصل کرنے والے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اس کار خیر میں حتی المقدور حصہ لے کر اپنے لئے مزید کامیابیوں کا دروازہ کھول لیں۔ تحریک جدید آپ کے عملی جواب کی منتظر ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

---

(۱) باقاعدہ کمیشن تئیسواں پی ایم اے لانگ کورس

تحریری امتحان جون ۵۸ء میں۔ مضامین انگریزی، جنرل نالج و ریاضی۔ مراکز امتحان راولپنڈی۔ پشاور۔ لاہور۔ بہاولپور۔ کوئٹہ۔ کراچی، ڈھاکہ و جیسور۔ رہائش سرکاری۔ وظیفہ دوران ٹریننگ ۱۲۰/- ماہوار۔

شرائط:۔ سینئر کیمبرج۔ انٹرمیڈیٹ۔ گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ۔ تاریخ پیدائش ۲۶/۵/۱۵ و ۱۴/۵/۱۵ کے درمیان۔ غیر شادی شدہ۔ فیس داخلہ ۵/-

فارم درخواست و قواعد دفاتر بھرتی و روزگار سے ملتے ہیں۔ درخواستیں ۵/۵/۵۸ تک بنام Org 3 (a), A. G's Branch, G. H. Q. Rawalpindi

(پ۔ ٹ ۱۲/۴/۵۸)

(۲) پاکستان ایئر فورس میں ۱۶ تا ۲۸ سالہ عمر والوں کیلئے اسامیاں

شرائط:۔ برائے سائیفر اسسٹنٹس۔ گریجوایٹ

برائے ٹیکنیکل ٹریڈز:۔ میٹرک فرسٹ ڈویژن یا سائنس والا سیکنڈ ڈویژن۔

برائے نان ٹیکنیکل ٹریڈز:۔ میٹرک

امیدواران پی۔ اے۔ ایف کے دفاتر بھرتی کراچی۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ حیدرآباد میں اصالتاً پیش ہوں۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۴/۵۸)

(۳) پاکستان ایر فورس میں کمیشن!

ٹیکنیکل سگنلز و ٹیکنیکل انجنیئرنگ۔ شرائط:۔ انجنیئرنگ ڈگری۔ ایم۔ ایس سی فزکس۔ ایم اے (اپلائڈ) ریاضی۔ بی ایس سی۔ عمر ۲۱½ تا ۳۰۔ ۶ ماہ ٹریننگ رسالپور ایر فورس کالج اور پھر ایک سال سپیشلسٹ ٹریننگ۔

ایجوکیشن برانچ۔ شرائط:۔ ایم اے انگلش فرسٹ و سیکنڈ کلاس۔ ایم اے ہسٹری۔ ایم ایس سی فزکس۔ عمر ۲۱ تا ۳۰۔ ۶ ماہ ٹریننگ رسالپور ایر فورس کالج اور مزید ۶ ماہ سپیشلسٹ ٹریننگ۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۴/۵۸) (ناظر تعلیم ربوہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم فصیح الدین احمد قریشی سٹینو ٹائپسٹ ادارہ ثقافت اسلامیہ گورنمنٹ آف پاکستان لاہور کا نکاح عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم قاضی نور محمد صاحب ربوہ کے ساتھ مورخہ ۹ اپریل ۵۸ء بروز بدھ مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(ضیاء الدین احمد قریشی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ۔ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد محترم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا اچانک سخت بیمار ہو گئے ہیں۔ ایسٹ میڈیکل وارڈ میو ہسپتال لاہور میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے

(محمد فاروق ولد ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا۔ جیشی بلڈنگ نیلا گنبد لاہور)

۲۔ میرے والد مکرم ملک نصر اللہ خاں صاحب آف کراچی لالہ موسےٰ ہیں بعارضہ پتھری بیمار ہیں ان کی صحت کافی کمزور ہے۔ اس کے ساتھ بخار بھی آنے لگا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (سمیع اللہ ملک ربوہ)

۳۔ میرے والد بزرگوار اخوند محمد عبدالقادر صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ریٹائرڈ وائس پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ نشتر کالج ملتان میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور احباب جماعت والد بزرگوار کی جلد از جلد کامل صحت و تندرستی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ نیز امسال میں بی اے کا امتحان دے رہا ہوں اس میں میری کامیابی کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔ (محمد ظفر اللہ ابن اخوند محمد عبدالقادر صاحب)

۴۔ خاکسار کے مندرجہ ذیل برادران ایف اے ایل ایل بی اے وغیرہ کے امتحانات دینے والے ہیں۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں احباب جماعت کی خدمت میں ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ۱۔ چوہدری ضیاء الدین احمد۔ ۲۔ چوہدری جلال الدین احمد ۳۔ چوہدری سعید احمد انور ۴۔ محمد احمد منیر صلاح الدین احمد (ناظم جائیداد)

۵۔ مکرم برادرم نیک محمد صاحب عرصہ ڈیڑھ سال سے ایک فوجی مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(نظام الدین احمد نگر)

۶۔ امۃ اللطیف صاحبہ جو حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کی پوتی ہیں لاہور میں عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ دل کے دورے پڑتے ہیں۔ بزرگان جماعت و درویشان قادیان و نیز معتکفین کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے کہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (خاکسار ممتاز علی دارالصدر غربی ربوہ)

۷۔ محمد شفیع صاحب ملازم ریلوے ورکشاپ لاہور عرصہ سے بعارضہ ٹی۔ بی بیمار ہیں گذشتہ چند روز سے حالت زیادہ خراب ہے۔ احباب سے رمضان کے آخری عشرہ میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ محمود احمد ربوہ)

۸۔ بندہ امسال بی اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے (محمد وارث شاہ ہاشمی انگلش ٹیچر ڈی بی مڈل سکول بڈا گھر ضلع شیخوپورہ)

۹۔ میرے ماموں جان تقریباً ایک سال سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ جماعت ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔ (عطاء اللہ c/o اللہ بخش صاحب ڈیرہ نور وڈ ضلع)

۱۰۔ عاجز کے والد مستری نظام الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانگا چانگریال جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ میں سے ہیں ایک ہفتہ سے بیمار ہیں نقاہت بہت زیادہ ہے۔ دوستوں سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے

(مستری صلاح الدین ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سیالکوٹ چھاؤنی)

۱۱۔ خاکسار کے والد کچھ بیمار رہتے ہیں۔ نیز خاکسار کا لڑکا چوہدری سعید احمد بھی تین چار مہینہ سے بیمار ہے۔ احباب ان دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد ارشد اللہ چٹھہ واقف زندگی ... ضلع گوجرانوالہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۸۶۴ میں مہتاب بی بی بیوہ فقیر محمد صاحب قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۲۷ دسمبر ۱۹۲۰ء ساکن قادیان حال ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸/۳/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میں مسماۃ مہتاب بی بی بیوہ فقیر محمد قوم ڈار سکنہ قادیان باب الانوار حال ربوہ محلہ دار الیمن کوارٹرز غربا میں رہائش پذیر ہوں میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے حق مہر میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اب میں مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار پر ہوسٹل جامعہ نصرت میں باورچی کا کام کرتی ہوں۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی اگر میری آمد میں کمی بیشی ہوئی تو میں مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتی رہوں گی اگر میری اس آمد کے علاوہ میرے مرنے کے بعد کوئی میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کی بھی مجلس کارپرداز ربوہ حقدار ہوگی

نشان انگوٹھا مہتاب بی بی ہوسٹل جامعہ نصرت ربوہ۔

گواہ شد:۔ سردار محمد کاتب الفضل محلہ دار الیمن ربوہ (برادر موصیہ)

گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا نواب الدین گلگو محلہ دار الیمن ربوہ (برادر موصیہ)

نمبر ۱۴۸۶۹ میں نصرت بیگم زوجہ سعادت احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملک جی برادرز گول بازار ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸/۳/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا زیور گم ہو گیا ہے۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی آمد بھی نہیں۔ اگر بوقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو یا کوئی آمد ہو تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

بقلم خود سعادت احمد ملک ملک جی برادرز گول بازار ربوہ

الامۃ:۔ نصرت جہاں بیگم بقلم خود ملک جی برادرز گول بازار ربوہ

گواہ شد:۔ نام محمود احمد بقلم خود موصی ۵۱۲۲ ابن منشی محبوب عالم صاحب مرحوم موصی ۵۶۵ صدر حلقہ نیلا گنبد لاہور ۵۸-۳-۱۰

گواہ شد:۔ سعادت احمد ملک خاوند موصیہ ملک جی برادرز

نمبر ۱۴۸۶۷:۔ میں رشیدہ بیگم رانا بنت چوہدری فضل احمد خان صاحب مرحوم آف سڑوعہ قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر انیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فضل منزل دار الصدر غربی ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸/۳/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں اس وقت کوئی خاص جائیداد نہیں رکھتی صرف میرے ۵ ماشے سونا طلائی کے چھوٹے آویزے ہیں۔ جن کی اس وقت تقریباً ۵۰ روپے کے قریب قیمت ہوگی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن ربوہ کرتی ہوں اور آئندہ اگر میری وصیت کے بعد کوئی جائیداد پیدا ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور جو بھی میری جائیداد ہوگی۔ اس کا میں ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کر دوں گی۔

اگر میرے مرنے کے بعد کوئی متروکہ جائیداد ثابت ہو تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان مالک ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ اسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کے مد میں ادا کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

بقلم خود رشیدہ بیگم رانا بنت چوہدری فضل احمد خان صاحب مرحوم (آف سڑوعہ ضلع ہوشیارپور) حال فضل منزل دار الصدر غربی حلقہ ربوہ

گواہ شد:۔ صاحبزادہ سید محمد طیب لطیف صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد:۔ عبد الحمید خان بقلم خود چک ۲۰۲ T.D.A. ڈاک خانہ ۱۵۰ T.D.A. ضلع سرگودہا۔ (حال فضل منزل دار الصدر غربی ربوہ)

نمبر ۱۴۸۶۳:۔ میں عطاء اللہ ولد چوہدری محمد بخش ارائیں پیشہ تجارت عمر ۴۴ برس تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹنڈو اللہ یار ڈاکخانہ ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میری آمد سالانہ بذریعہ تجارت اندازاً پانچ ہزار روپیہ ہے۔ بتا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ جمع کراتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف

العبد عطاء اللہ ولد چوہدری محمد بخش

گواہ شد عنایت الرحمن صدر جماعت احمدیہ ٹنڈو اللہ یار ۵۸/۳/۶

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

نمبر ۱۴۸۶۵:۔ میں بشریٰ ثریا زوجہ دین محمد صاحب ایم۔اے قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ اگست ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ دو ہزار روپے ہے جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی کڑے ایک جوڑی۔ کانٹے ایک جوڑی۔ بالیاں ایک جوڑی۔ لاکٹ ایک عدد۔ انگوٹھیاں ۲ عدد۔ کل زیور مالیتی سات صد روپیہ ہے۔ اور وزن سونا ۶ تولہ کے قریب ہے میں اپنی اس کل جائیداد -/۲۷۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ مالک ہوگی۔

الامۃ بشریٰ ثریا زوجہ دین محمد شاہد ایم۔اے مربی انجمن احمدیہ راولپنڈی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد قاری محمد امین والد موصیہ محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ

گواہ شد دین محمد شاہد ایم اے (واقف زندگی) خاوند موصیہ۔ مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی

نمبر ۱۴۸۶۰:۔ میں رسول بی بی زوجہ محمد حسین قوم .... پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ شاہ الدین۔ ڈاکخانہ دہ چھبو ضلع نواب شاہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸/۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ -/۸۰۰ روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ زیور اس وقت کوئی نہیں ہے۔ ایک عدد مشین سلائی پف والی قیمت تقریباً مبلغ -/۲۰۰ روپے ہے۔ کل میزان مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف نذیر احمد گوٹھ شاہ دین ڈاکخانہ دہ چھبو ضلع نواب شاہ براہ ٹنڈو عیدن۔

الامۃ نشان انگوٹھا رسول بی بی

گواہ شد محمد حسین بقلم خود خاوند موصیہ مذکور ساکن گوٹھ چوہدری شاہ الدین ۹۵ دیہہ چھبو براہ ٹنڈو عیدن ضلع نواب شاہ

گواہ شد۔ نذیر احمد گوٹھ شاہ الدین ۵-P دہ چھبو براہ ٹنڈو عیدن ضلع نواب شاہ

گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۸۶۶:۔ میں نور بی بی بیوہ غلام محمد صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی وزن ایک تولہ قیمت -/۱۰۸ روپے۔ نقد -/۱۹۲ روپے کل میزان -/۳۰۰ روپے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ بوقت وفات میری جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف لعل الدین صدیقی۔ کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ (پسر موصیہ)

الامۃ نشان انگوٹھا نور بی بی بیوہ غلام محمد صاحب مرحوم

گواہ شد بشیر احمد ڈار (محلہ دار الیمن۔ ربوہ)

گواہ شد محمد حسین مربی سلسلہ احمدیہ محلہ دار النصر ربوہ

گواہ شد محمد علی محلہ دار النصر ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴